مظفر آباد آزاد کشمیر

27 دسمبر 2020ء

11 جمادی الاول 1442

۹۴۲،۶،۱۱ / ۱۹

۱۶۶/۲۷۱

السلام علیکم!

مسئلہ درپیش ہے۔

1۔ الف اور ب دو سگے بھائیوں نے ایک کنال پلاٹ شراکت میں خریدا۔

2۔ ب نے 18000 اور الف نے 17000 شراکت کی

3۔ پلاٹ ب کے نام باہم مشورہ سے منتقل ہوا۔ زائد تمام اخراجات (عدالتی) ب نے ادا کیئے

4۔ اس جگہ اردگرد ماحول کی خرابی کی وجہ سے پلاٹ کو ایک لاکھ میں فروخت کر دیا۔

5۔ ب نے دوسری جگہ ایک کنال پلاٹ خریدا۔ اس کی وضاحت آخر میں مذکور ہے۔

6۔ ب نے اس نئے پلاٹ پر اپنا مکان تعمیر کیا۔

7۔ الف ایک سال ب کے ساتھ رہنے کے بعد اپنا مکان خرید کر دوسری جگہ چلا گیا۔

8۔ جاتے وقت الف نے ب سے فروخت کیے گئے پلاٹ کی رقم کا کوئی ذکر نہیں کیا۔

9۔ کچھ عرصہ بعد ب کی زوجہ الف کے گھر ملاقات کے لیے گئی۔ واپسی پر ب کی زوجہ نے بتایا کہ الف نے کہا ہے کہ پلاٹ کی آدھی رقم میں نہیں لوں گا۔ کیونکہ میرے بیٹے کو ساتھ رکھ کر تعلیم دلوائی ہے اور ملازمت حاصل کرنے میں مدد کی ہے۔

10۔ چند سال قبل الف کی بیوی فوت ہوگئی اور ب کی زوجہ نے مرحومہ کو غسل دیا اور اپنے لیے لایا ہوا کفن بھی پہنایا۔

11۔ الف نے ب کی زوجہ کو گھر بلا کر کہا کہ تم نے میری بیوی پر احسان کیا حسب رواج کہا کہ تم کیا معاوضہ لوگی۔

12۔ ب کی زوجہ نے جواب دیا کہ میں نے رضا الٰہی کے لیے ایسا کیا ہے۔ مجھے کچھ نہیں چاہیے۔

13۔ ب کی زوجہ نے بتایا پر الف نے جواب میں کہا کہ میں نے پلاٹ کے آدھے حصہ کی رقم کا مطالبہ نہیں کیا اب دوبارہ کہتا ہوں کہ میرا کوئی مطالبہ نہیں۔

14۔ ب نے ایک بار پلاٹ کا ذکر کیے بغیر کہا کہ مجھے بخش دیں الف نے جواب میں کہا "اچھا ٹھیک ہے" کے الفاظ ادا کیئے۔

Scanned with CamScanner

15۔ ب کے بیٹے نے آکر بتایا کہ الف آج مجھے کہہ رہا تھا کہ میری آدھی رقم پلاٹ کی بھی ہے۔ ب کے بیٹے نے کہا کہ آپ وہی پلاٹ رکھ لیں جواب میں الف نے کہا کہ نہیں اور ہنس کر خاموش ہو گئے۔

16۔ یہ بات اسوقت کہی جب نئے پلاٹ کی قیمت کئی گنا بڑھ چکی تھی۔

17۔ ب نے اپنے بیٹے سے کہا کہ مجھے براہِ راست کیوں نہیں کہتے اگر وہ مطالبہ کرتے ہیں تو پچاس ہزار دے دو ورنہ موجودہ وقت کے مطابق ادائیگی ممکن نہیں۔

18۔ اس کے کچھ عرصہ بعد الف فوت ہو گیا۔ ب نے الف کے بیٹے سے ذکر کیا۔ الف کے بیٹے نے جواب میں کہا کہ اب میں وارث ہوں خدا کے لیے بخشتا ہوں۔ اصرار کے باوجود الف کے بیٹے نے رقم لینے سے انکار کر دیا۔

19۔ ب کو شک ہے، کہ الف نے ایک تو براہِ راست مجھ سے مطالبہ نہیں کیا اور دوسرا بخش دینے کے جواب ٹیں بخشش کے الفاظ ادا نہیں کیے صرف "اچھا ٹھیک ہے" کہا۔

20۔ ایسی صورت میں ب کو پچاس ہزار روپے دینے پڑیں گے یا موجودہ وقت کے مطابق جسکی طاقت نہیں ہے۔ اگر ~~ب~~ الف کا بیٹا نہیں لیتا تو کیا پچاس ہزار روپے الف کے نام سے خیرات کر دیئے جائیں۔ تاہم ب نے اپنی زوجہ کے قول کے مطابق چند اقدامات اسی صلہ میں کیے۔

i۔ الف اور ب کا ایک بھائی ج جو کلالہ تھا اس نے ب کے نام اپنی وراثت میں ملی ہوئی جائیداد کرنا چاہی تو ب نے کہا کے الف کے نام بھی آدھی کر دو۔ ج کلالہ نے یہ کہہ کر صاف انکار کر دیا کہ اس نے میری کوئی خدمت نہیں کی میں اسے کچھ نہیں دوں گا۔ ب نے ج کی خدمت بھی کی اور علاج معالجہ بھی کرایا اور کفن دفن کے اخراجات بھی برداشت کیے۔

ii۔ ب نے منت سماجت کر کے الف کے بجائے الف کے بیٹے کے نام آدھی جائیداد لکھوا دی جس کے ہبہ پر تمام اخراجات تقریباً پانچ ہزار -/5000 ب نے ہی کیے۔

iii۔ ب کو وراثت کے حصہ میں جو مکان ملا تھا ب نے آدھا میٹریل بھی الف کو دیا اور کچھ قیمتی اشیاء بھی الف خود اُٹھا کر لے گیا جو والد نے ب کو دی تھیں۔

گزارش یہ ہے کے اگر یہ بخشش نہیں ہوئی تو کیا وہی پچاس ہزار ادا کرنے پڑیں گے یا موجودہ وقت کے مطابق جو ب کے بس میں نہیں ہیں۔ اگر الف کا بیٹا نہیں لیتا تو کیا پچاس ہزار الف کے نام سے خیرات کر دیئے جائیں؟

گزارش ہے کہ شرعی نقطہ نگاہ سے آگاہ فرمایا جائے۔ المستفتی: عبداللہ

(ب) حضرت [illegible]
[illegible]
[illegible] آزاد کشمیر
[illegible]

پٹیوالپی :

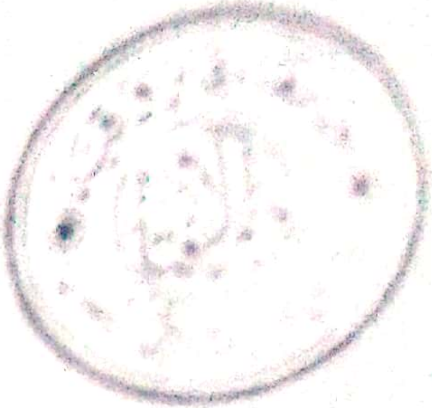

ب منزت منفل سپر ڈرل کرانا ہے شہر

جہلم چوک نزد آزاد ہوٹل ویمن یونیورسٹی

مظفرآباد - آزاد کشمیر

وضاحت جز نمبر 5 : "ب" نے دوسری جگہ پلاٹ اپنے بھائی "الف" کی رضامندی اور اس کے ساتھ شراکت کے طور پر لیا تھا۔

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدا و مصلیا

صورت مسؤلہ میں "الف کے بھائی"ب"نے پلاٹ چونکہ اپنے بھائی"الف" کی رضامندی اوراس کے ساتھ شراکت کے طور پر لیا تھا، اسی لیے"الف" کا حصہ موجودہ پلاٹ میں ہونے کی وجہ سے "الف" کے انتقال کے بعداس کے ورثہ میں منتقل ہوجائے گا، اوراس میں میراث جاری ہوگی، کسی کے بری کرنے سے"ب" بری نہیں ہوگا۔

لمافي رد المحتار:

"(قوله وجعله في الأشباه بالاتفاق) حيث قال: لا يدخل في ملك أحد شيء بغير اختياره إلا الإرث اتفاقا إلخ (قوله لكن في النهر إلخ) هذا الاستدراك ليس في محله لأن كلام الأشباه كما رأيت مطلق لا يتقيد بهذه الصورة، ولا شك في الاتفاق على كون الإرث مطلقا سببا جبريا، وإنما لم يكن سببا في صورة المحرم إذا مات مورثه عن صيد على كلام السراج لقيام المانع، وهو الإحرام"(كتاب الحج:باب الجنايات:٣/ ٦٩٩،٧٠٠، ط:دار المعرفة، بيروت، لبنان)

و في الأشباه و النظائر:

"الثانية: لا يدخل في ملك الإنسان شيء بغير اختياره إلا الإرث اتفاقا، وكذا الوصية في مسألة ؛ وهي أن يموت الموصى له بعد موت الموصي قبل قبوله"(الأشباه و النظائر مع شرح الحموي، الفن الثالث: الجمع و الفرق: القول في الملك: ٢/ ٤٦٩، ط:إدارة القران و العلوم الإسلامية، كراتشي)

و فيه أيضا:

"ومنها صحة الإبراء عنه؛ فلا يصح الإبراء عن الأعيان ، والإبراء عن دعواهاصحيح، فلو قال: أبرأتك عن دعوى هذه العين صح الإبراء=

Scanned with CamScanner

=فلا تسمع دعواه بها بعده، ولو قال: برئت من هذه الدار أو من دعوى هذه لم تسمع دعواه وبينته، ولو قال : أبرأتك عنها أو عن خصومتي فيها فهو باطل، وله أن يخاصم وإنما أبرأه عن ضمانه، كذا في النهاية من الصلح"(الأشباه و النظائر مع شرح الحموي، الفن الثالث: الجمع و الفرق: القول في الدين، ٢/ ٤٨٦، ط:إدارة القران و العلوم الإسلامية، كراتشي)فقط

والله تعالى أعلـــم بالصواب

كتــــبه: عثمان غنـــي

المتخصص في الفقـــه الاسلامي

بالجامعــــة الفاروقيــة كراتشى

٢٢/٢/١٤٤٢هـ ٠٣/ ٠٧/ ٢٠٢١م

الجواب صحيح

٢٢/١١/١٤٤٢ھ

الجواب صحيح

٢٢/١١/١٤٤٢ھ

جامعہ فاروقیہ کراچی
دار الافتاء
شاہ فیصل کالونی نمبر ٤ کراچی (پاکستان)